{مَنْ زَارَ قَبْرِی وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِی}

"جس نے میری قبر کی زیارت کی اسکے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی"

حدیث کی تحقیق

علامہ ابوتراب سیّد کامران قادری

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط -الصلوۃ والسلام علیك یارسول اللہ وعلی الك واصحابك یاحبیب اللہ۔

امام أبو الحسن علي بن عمر بن أحمد بن مهدي بن مسعود بن النعمان بن دينار البغدادي الدارقطني المتوفی ۳۸۵ ھ، اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

ثنا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ , نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ , نا مُوسَى بْنُ هِلَالٍ الْعَبْدِيُّ , عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ , عَنْ نَافِعٍ , عَنِ ابْنِ عُمَرَ , قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي»

حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ شفیع روزِ شمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار ﷺ نے فرمایا، "جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔"

1.[دارقطني، السنن، 2:278]
2.[حكيم ترمذي، نوادر الأصول، 2:67]
3.[بيهقي، شعب الإيمان، 3: 490، رقم: 4159، 41604]

امام ذہبی نے "میزان الاعتدال (6:567)" میں کہا ہے کہ اسے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما نے مرفوعاً روایت کیا ہے اور ابنِ خزیمہ نے 'مختصر المختصر' میں نقل کیا ہے۔

ایک دوسری روایت میں 'حلّت له شفاعتی' کے الفاظ بھی ہیں۔ امام نبہانی رحمۃ اللہ علیہ "شواهد الحق فی الاستغاثه بسید الخلق (ص:77)" میں لکھتے ہیں کہ ائمہِ حدیث کی ایک جماعت نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی چند اِسناد بیان کرنے اور جرح وتعدیل کے بعد فرماتے ہیں:

"مذکورہ حدیث حسن کا درجہ رکھتی ہے۔ جن احادیث میں زیارتِ قبرِ انور کی ترغیب دی گئی ہے ان کی تعداد دس سے بھی زیادہ ہے، اِن احادیث سے مذکورہ حدیث کو تقویت ملتی ہے اور اِسے حسن سے صحیح کا درجہ مل جاتاہے۔" [سبكي، شفاء السقام في زيارة خير الأنام: 3،11] عبد الحق اِشبیلی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ امام سیوطی نے "مناهل الصفا فی تخریج احادیث الشفا (ص: 71)" میں اسے صحیح کہا ہے۔ شیخ محمود سعید ممدوح "رفع المنارہ (ص:318)" میں اس حدیث پر بڑی مفصل تحقیق کے بعد لکھتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے اور قواعدِ حدیث بھی اسی رائے پر دلالت کرتے ہیں۔

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے روضۂ اقدس کے زائر پر حضور نبی اکرم ﷺ کی شفاعت متحقق اور لازم ہو گئی یعنی اللہ تعالیٰ سے زائر کی معافی و درگزر کی سفارش کرنا لازم ہو گیا۔

اعتراض: وہابیوں نے اس حدیث مبارکہ کی سند پہ اعتراض کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس روایت میں موسیٰ بن ہلال العبدی شیخ بصری ہیں، ابوحاتم نے کہا یہ مجہول ہیں، العقیلی نے کہا: ان کی حدیث کی متابعت نہیں کی جاتی، ابن عدی نے کہا: مجھے امید ہے کہ ان کی حدیث میں کوئی خوف یا حرج نہیں ہے، امام ذھبی نے کہا: میں کہتاہوں کہ وہ صالح الحدیث ہیں اور ان کی حدیث "من زار قبری وجبت له شفاعتی" کو منکر قرار دیا گیا ہے؟؟

الجواب: موسیٰ بن ہلال العبدی کو مجھول قرار دینے کا جواب: علامہ علی بن عبدالکافی تقی الدین سبکی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۷۵۶ھ لکھتے ہیں:

رہا ابوحاتم کا یہ کہنا کہ موسیٰ بن ھلال العبدی مجھول ہیں، تو انکے مجھول ہونے سے کوئی ضرر نہیں ہے، کیونکہ اس سے جہالۃ العین مراد ہو گی یا جہالۃ الوصف مراد ہو گی، اگر اس سے جہالۃ العین مراد ہے اور فن اصول حدیث میں غالب اصطلاح یہی ہے تو یہ جہالت

مرتفع ہے، کیونکہ موسیٰ بن ہلال العبدی سے حسب ذیل ائمہ نے حدیث روایت کی ہے:

(۱)امام احمد بن حنبل (۲) محمد بن الجابر المحاربی(۳) محمد بن اسماعیل الاحمسی(۴)ابو امیہ محمد بن ابراھیم الطرطوسی(۵)عبید بن محمد بن الوراق(۶)الفضل بن سہل(۷) جعفر بن محمد البزوری۔

اگر حدیث کے دو امام کسی شخص سے حدیث روایت کریں تو اس کی جہالت مرتفع ہو جاتی ہے تو جس شخص سے سات ائمہ حدیث،حدیث روایت کریں وہ کیسے مجھول العین رہے گا جب کہ امام ابن عدی نے ان کے متعلق کہا ہے:مجھے امید ہے کہ ان کی حدیث کی روایت میں کوئی خوف یا حرج نہیں ہے۔

اور اگر اس سے مراد جہالت الوصف ہے تو وہ اس طرح مرتفع ہو جاتی ہے کہ امام احمد نے موسیٰ بن الھلال سے روایت کی ہے اور علامہ ابن جوزی نے امام احمد بن حنبل کے مشائخ کے متعلق لکھا ہے کہ وہ ثقہ ہیں کیوں کہ امام احمد صرف ثقہ سے روایت کرتے ہیں اور خود مخالفین نے یہ تصریح کی ہے کہ حدیث میں جرح وتعدیل کے علماء دو قسم کے ہیں،ایک وہ ہیں جو صرف ثقہ سے روایت کرتے ہیں: جیسے امام مالک،شعبہ،یحیی بن سعید، عبدالرحمن بن مہدی،امام احمد بن حنبل،اسی طرح امام بخاری اور ان کے امثال۔ (شفاء السقام ص ۱۰،۹)

میں کہتا ہوں کہ علامہ شمس الدین الذھبی رحمۃ اللہ علیہ نے ہر چند کہ "من زار قبری" کی روایت کو منکر کہا لیکن موسیٰ بن ہلال العبدی کی تعدیل اور توثیق کی ہے،وہ لکھتے ہیں:قلت: هو صالح الحديث.روى عنه أحمد، والفضل بن سهل الأعرج، وأبو أمية الطرسوسي، وأحمد بن أبي غرزة،وآخرون.

[میزان الاعتدال فی نقد الرجال جلد4ص226]

میں کہتا ہوں کہ وہ صالح الحدیث ہیں،ان سے امام احمد، الفضل بن سہل الاعرج،ابوامیہ الطرطوسی،احمد بن غرزہ،اور دوسروں نے حدیث کی روایت کی ہے۔

اسی طرح أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (المتوفى: 852ھ) نے بھی موسیٰ بن ھلال العبدی کی توثیق کی ہے،وہ لکھتے ہیں:قلت هو صويلح الحديث روى عنه أحمد والفضل بن سهل الأعرج وأبو أمية الطرسوسي وأحمد بن أبي عرزة وآخرون"میں کہتا ہوں وہ روایتِ حدیث کی صلاحیت رکھتے ہیں،ان سے امام احمد،الفضل بن سہل الاعرج،ابوامیہ الطرطوسی،احمد بن غرزہ،اور دوسروں نے حدیث کی روایت کی ہے۔

[لسان المیزان جلد6ص135]

تاہم حافظ ابن حجر نے اپنی کتاب میں اس حدیث کا ذکر کیا ہے:وقال الطَّيَالِسِيُّ: حَدَّثَنَا سَوَّار بْنُ مَيْمُونٍ أَبُو الْجَرَّاحِ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ آلِ عُمَرَ، عَنْ عمر رضي الله عنه، قال: سمعت رسولَ الله -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-، يَقُولُ: مَن زَارَ قَبْرِي -أَوْ قَالَ: مَن زَارَنِي- كنتُ لَهُ شَهِيدًا، أَوْ شَفِيعًا. ومَن مَاتَ فِي أَحَدِ الحَرمين بَعثه اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الآمِنِين يومَ القيامة۔

[المَطَالِبُ العَالِيَةُ بِزَوَائِدِ المَسَانِيد الثَّمَانِيَةِ جلد7ص155]

آقا کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے میری قبر کی زیارت کی یا میری زیارت کی ،میں اس کے حق میں شہادت دوں گا یا اس کی شفاعت کروں گا اور جو کسی ایک حرم میں فوت ہو گیا،اللہ اسے قیامت کے دن امن یافتہ لوگوں میں سے اٹھائے گا۔

موسیٰ بن ہلال العبدی کی روایت کی عدم متابعت کا

جواب: علامہ علی بن عبدالکافی تقی الدین السبکی المتوفی ۷۴۶ھ لکھتے ہیں:رہا عقیلی کا یہ کہنا کہ اس حدیث کی روایت میں موسیٰ بن ہلال العبدی کی متابعت نہیں کی گئی ہے،اور امام بیہقی کا یہ کہنا کہ خواہ انھوں نے عبیداللہ سے روایت کی ہو یا عبداللہ بن عمر سے ،بہر صورت یہ حدیث منکر ہے ،ان کے علاوہ کسی اور نے یہ روایت نہیں کی،تو اس کا جواب یہ ہے کہ مخالفین کو اس حدیث پر اس کے سوا اور کوئی اعتراض نہیں ملا کی موسیٰ بن ہلال کے سوا اور کسی نے اس حدیث کو روایت نہیں کیا۔(الی قولہ)ہمیں موسیٰ بن ہلال کی اس روایت کے متعدد متابعات اور شواھد مل گئے ہیں،جن سے یہ واضح ہو گیا کہ اس حدیث کا کم از کم درجہ یہ ہے کہ یہ حسن ہے اور حدیثِ حسن کی دو قسمیں ہیں،ایک یہ کہ اس کی سند مستور ہو اور اس کی اہلیت متحقق نہ ہو،اور اس کا راوی غافل اور کثیر الخطاء نہ ہو اور اس کے فسق کا کوئی سبب ظاہر نہ ہو،اس کے ساتھ اس کی حدیث کے متن کی مثل کسی دوسری سند سے مروی ہو اور موسیٰ بن ہلال العبدی کا کم از کم یہی مرتبہ ہے اور ان کی روایت بھی اسی مرتبہ کی ہے۔

حدیثِ حسن کی دوسری قسم یہ ہے کہ اس کا راوی صدق اور امانت میں مشہور ہو اور حفظ میں کمی کی وجہ سے وہ حدیثِ صحیح کے راویوں کے برابر نہ پہنچا ہو،اس کے باوجود اس کا مرتبہ ان سے بلند ہو جن کی حدیث منکر قرار دی جاتی ہے،اور یہ حدیث اس کا تقاضا کرتی ہے کہ اس کی اوپر حسن کا اطلاق کیا جائے۔

رہا یہ کہ یہ حدیث عبیداللہ سے مروی ہے اور اس کو عبداللہ کی روایت پر ترجیح ہے یا یہ حدیث دونوں سے مروی ہے،یا بر سبیل تنزل یہ صرف عبداللہ سے مروی ہے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیوں کہ یہ حدیث حسن ہے،اور اگر بالفرض یہ حدیث ضعیف ہو تب بھی

کوئی مضائقہ نہیں ہے کیوں کہ تعدد اسانید کی وجہ سے یہ حدیث حسن ہے۔

جو شخص آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی قبر انور کی زیارت کرے گا، اس کو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بشارت ہے اور یہ اس کو متضمن ہے کہ اس کا خاتمہ اسلام پر ہو۔

(شفاء السقام ص ۱۰۔ ۱۴)

[1]حدیث "من زار قبری" کا متابع اول:

أبو بكر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق بن خلاد بن عبيد الله العتكي المعروف بالبزار (المتوفى: 292ھ) نے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ زَارَ قَبْرِي حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي».

[کشف الاستار عن زائد البزار: جلد ۴ ص ۵۷]

سرکار والا تبار، ہم بے کسوں کے مدد گار، شفیع روز شمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: "جس نے میری قبر کی زیارت کی، اس کے لیے میری شفاعت حلال ہو جائے گی۔ (حافظ نورالدین الہیثمی نے لکھا ہے کہ اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن ابراہیم الغفاری ضعیف ہے لیکن اسے اس سے ضرر نہیں کیوں کہ یہ حدیث متابعات میں سے ہے، بہر حال اس حدیث سے عقیلی کا یہ کہنا غلط ہو گیا کہ اس حدیث کا کوئی متابع نہیں ہے کیوں کہ امام دار قطنی نے اس حدیث کو موسیٰ بن ہلال العبدی سے روایت کیا ہے اور امام بزار نے اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن زید از والد از خود روایت کیا ہے، دار قطنی کی روایت میں "وجبت" کا لفظ ہے اور امام بزار کی روایت میں "حلت" کا لفظ ہے۔ (شفاء السقام ص ۱۴۔ وفا الوفاء جلد ۴ ص ۱۲۳۹)

[2]حدیث "من زار قبری" کا متابع ثانی:

حافظ سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني (المتوفى: 360ھ) اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں: حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَبَّادِيُّ الْبَصْرِيُّ، ثنا مُسْلِمُ بْنُ سَالِمٍ الْجُهَنِيُّ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ جَاءَنِي زَائِرًا لَا يَعْلَمُهُ حَاجَةً إِلَّا زِيَارَتِي كَانَ حَقًّا عَلَيَّ أَنْ أَكُونَ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ«

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: "جو میری زیارت کو آئے سوا میری زیارت کے اور کسی حاجت کے لیے نہ آیا تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اُس کا شفیع بنوں۔"

" [المعجم الكبير" للطبراني، باب العين، الحديث: ۱۳۱۴۹، ج ۱۲، ص ۲۲۵].

حافظ أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (المتوفى: 852ھ) نے بھی اس سے استدلال کیا ہے [التلخيص الحبير في تخريج أحاديث الرافعي الكبير جلد 2 ص 569]

علامہ علي بن عبد الله بن أحمد الحسني الشافعي، نور الدين أبو الحسن السمهودي (المتوفى: 911ھ) نے بھی اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔] وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى جلد 4 ص 170[

[3]حدیث "من زار قبری" کا متابع ثالث:

أبو الحسن علي بن عمر بن أحمد بن مهدي بن مسعود بن النعمان بن دينار البغدادي الدارقطني (المتوفى: 385ھ) اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ , نا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ , نا حَفْصُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ , عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ , عَنْ مُجَاهِدٍ , عَنِ ابْنِ عُمَرَ , قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ وَفَاتِي فَكَأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي».["سنن الدار قطني"، كتاب الحج، باب المواقيت، الحديث: ۲۶۶۷، ج ۲، ص ۳۵۱].

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے حج کیا اور بعد میری وفات (ظاہری) کے میری قبر کی زیارت کی تو ایسا ہے جیسے میری حیات میں زیارت سے مشرف ہوا۔"

أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي (المتوفى: 458ھ) روایت کرتے ہیں: حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ , إِمْلَاءً , أنا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ نَافِعِ بْنِ إِسْحَاقَ الْخُزَاعِيُّ بِمَكَّةَ , ثنا الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَنَدِيُّ , ثنا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ , ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ , ثنا حَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَبُو عُمَرَ , عَنِ اللَّيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ , عَنْ مُجَاهِدٍ , عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ , قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي "[السنن الكبرى جلد 5 ص 403]

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے حج کیا اور بعد میری وفات (ظاہری) کے میری قبر کی زیارت کی تو ایسا ہے جیسے میری حیات میں زیارت سے مشرف ہوا۔"

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنا علي بن حجر وَحَدَّثنا عَبد اللهِ بْنُ مُحمد البغوي، حَدَّثنا أبو الربيع الزهراني، قَال: حَدَّثنا علي، حَدَّثنا

حَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَقَالَ أَبُو الربيع، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالا عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ، عنِ ابْنِ عُمَر، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حياتي وصحبني

[الكامل في ضعفاء الرجال جلد3ص272]

عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مَرْفُوعًا: " مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي"

[شعب الإيمان جلد6ص48]

[4]حدیث ”من زار قبری“ کا متابع رابع:

حافظ أبو أحمد بن عدي الجرجاني (المتوفى: 365ھ) اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں: حدثنا علی بن إسحاق، حدثنا محمد بن محمد بن النعمان بن شبل، حدثني جدي، حدثني مالک عن نافع، عن ابن عمر، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حج البیت فلم یزرنی فقد جفانی

[الكامل في ضعفاء الرجال جلد8ص248]

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی، اُس نے مجھ پر جفا کی۔"

[5]حدیث ”من زار قبری“ کا متابع خامس:

امام أبو داود سليمان بن داود بن الجارود الطيالسي البصري (المتوفى: 204ھ) اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ مَيْمُونٍ أَبُو الْجَرَّاحِ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ آلِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ زَارَ قَبْرِي» أَوْ قَالَ: «مَنْ زَارَنِي كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا وَمَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللَّهُ فِي الْآمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»

حضرتِ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مخزنِ جود وسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محبوبِ ربُّ العزت، محسنِ انسانیت ﷺ نے فرمایا، "جس نے میری قبر کی زیارت کی،" یا یہ فرمایا، "جس نے میری زیارت کی قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے حق میں گواہی دوں گا اور جو دو حرموں میں سے کسی ایک میں مرے گا اللہ عزوجل اسے قیامت کے دن امن والوں میں اٹھائے گا۔"

[مسند أبي داود الطيالسي جلد1ص66]

[6]حدیث ”من زار قبری“ کا متابع سادس:

أبو جعفر محمد بن عمرو بن موسى بن حماد العقيلي المكي (المتوفى:322ھ) اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَوَّارِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ هَارُونَ بْنِ قَزَعَةَ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ آلِ الْخَطَّابِ , عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , قَالَ: «مَنْ زَارَنِي مُتَعَمِّدًا كَانَ فِي جِوَارِ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ , وَمَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللَّهُ فِي الْآمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.«

آل خطاب میں سے ایک شخص روایت کرتے ہیں کہ آقا کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قصدا میری زیارت کی، وہ قیامت کے دن اللہ کی پناہ میں ہو گا۔[الضعفاء الکبیر جلد4ص361]

[7]حدیث ”من زار قبری“ کا متابع سابع:

أبو الحسن علي بن عمر بن أحمد بن مهدي بن مسعود بن النعمان بن دينار البغدادي الدارقطني (المتوفى: 385ھ) اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں: حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ , وَالْقَاضِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ , وَابْنُ مَخْلَدٍ , قَالُوا: نا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبُسْرِيُّ , نا وَكِيعٌ , نا خَالِدُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ , وَأَبُو عَوْنٍ ,عَنِ الشَّعْبِيِّ , وَالْأَسْوَدِ بْنِ مَيْمُونٍ , عَنْ هَارُونَ بْنِ أَبِي قَزَعَةَ , عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ حَاطِبٍ , عَنْ حَاطِبٍ , قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ زَارَنِي بَعْدَ مَوْتِي فَكَأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي , وَمَنْ مَاتَ بِأَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بُعِثَ مِنَ الْآمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ«

حضرتِ سیدنا حاطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بحر و بر ﷺ نے فرمایا، "جس نے میرے وصال (ظاہری) کے بعد میری زیارت کی گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی اور جو دو حرموں (مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ) میں سے کسی ایک میں مرے گا قیامت کے دن امن والوں میں سے اٹھایا جائے گا۔" (سنن الدار قطنی، کتاب الحج، رقم ۲۶۶۸، ج۲، ص۳۵۱)

[8]حدیث ”من زار قبری“ کا متابع ثامن:

أبو جعفر محمد بن عمرو بن موسى بن حماد العقيلي المكي (المتوفى:322ھ) اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ زَارَنِي فِي مَمَاتِي كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي ، وَمَنْ زَارَنِي حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى قَبْرِي كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ قَالَ: شَفِيعًا"

[الضعفاء الکبیر جلد3ص457]

[9]حدیث ”من زار قبری“ کا متابع تاسع:

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدُوسِ بْنِ حَمْدَوَيْهِ الصَّفَّارُ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ، بِالْمَدِينَةِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَزِيدَ الْكَعْبِيُّ، عَنْ

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بُعِثَ مِنَ الْآمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ زَارَنِي مُحْتَسِبًا إِلَى الْمَدِينَةِ كَانَ فِي جِوَارِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ " [شعب الإيمان جلد6ص50

[10]حدیث"من زار قبری"کا متابع عاشر:

امام أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي (المتوفى:458ھ) اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الصَّفَّارُ، إِمْلَاءً، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ قَرِيبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ، وَهُوَ يَتِيمٌ لِبَنِي السُّدِّيِّ لَقِيتُهُ بِبَغْدَادَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَا مِنْ عَبْدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي إِلَّا وَكَّلَ اللهُ بِهَا مَلَكًا يُبَلِّغُنِي، وَكُفِيَ أَمْرَ آخِرَتِهِ وَدُنْيَاهُ وَكُنْتُ لَهُ شَهِيدًا وَشَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ "[شعب الإيمان جلد6ص50

[11]حدیث"من زار قبری"کا متابع حادی عشر:

امام مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحي المدني (المتوفى:179ھ) اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقِفُ عَلَى قَبْرِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، فَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، وَعَلَى أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ [الموطأ جلد2ص231]

[12]حدیث"من زار قبری"کا متابع ثانی عشر:

أبو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميري اليماني الصنعاني (المتوفى: 211ھ) اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَتَى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَتَاهُ»[المصنف جلد3ص576]

ان متابعات سے عقیلی کا اعتراض ساقط ہو گیا جس میں یہ کہا گیا کہ حدیث "من زار قبری کا کوئی متابع نہیں ہے۔اور ان دلائل سے یہ ثابت ہوا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

زہر، خوف، حسد، غصہ اور نفرت

محمد ناظم

ایک مرید نے مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ سے چند سوالات پوچھے جن کے انہوں نے بہت خوبصورت مختصر اور جامع جوابات عطا فرمائے جو بالترتیب پیشِ خدمت ہیں: **1-زہر کسے کہتے ہیں؟** ہر وہ چیز جو ہماری ضرورت سے زائد ہو، وہ ہمارے لئے زہر ہے خواہ وہ قوت واقتدار ہو، دولت ہو، بھوک ہو، انانیت ہو، لالچ ہو، سستی وکاہلی ہو، محبت ہو، عزم وہمت ہو، نفرت ہو یا کچھ بھی ہو۔

2-خوف کس شئے کا نام ہے؟ غیر متوقع صورتِ حال کو قبول نہ کرنے کا نام خوف ہے۔اگر ہم غیر متوقع کو قبول کرلیں تو وہ ایک ایڈونچر ایک مہم جوئی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ **3-حسد کسے کہتے ہیں؟** دوسروں میں خیر اور خوبی کو تسلیم نہ کرنے کا نام حسد ہے۔اگر ہم اس خوبی کو تسلیم کرلیں تو یہ رشک اور انسپریشن بن کر ہمارے لئے ایک مہمیز کا کام انجام دیتی ہے۔

4-غصہ کس بلا کا نام ہے؟ جو امور ہمارے قابو سے باہر ہو جائیں، ان کو تسلیم نہ کرنے کا نام غصہ ہے۔اگر ہم تسلیم کرلیں تو عفو درگزر اور تحمل اس کی جگہ لے لیتے ہیں۔ **5-نفرت کسے کہتے ہیں؟** کسی شخص کو جیسا کہ وہ ہے، تسلیم نہ کرنے کا نام نفرت ہے۔اگر ہم غیر مشروط طور پر اسے تسلیم کرلیں قبول کرلیں، تو اسے محبت کہیں گے۔۔۔۔۔واللہ اعلم بالصواب۔۔۔